ہجرت کے پانچویں سال کے واقعات
اسلام کے دشمنوں پر مکمل کنٹرول[1]

آیت اللہ جعفر سبحانی

ابھی پیغمبر اکرمؐ کی ہجرت کا پانچواں سال ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ جنگ احذاب کا شوروغل اور ''قبیلۂ بنی قریظہ'' کی بغاوت کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔ شہر مدینہ اور اس کے اردگرد کا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آگیا اور جوانی کی منزلیں طے کرتی ہوئی اسلامی حکومت کی بنیادیں اور مضبوط و مستحکم ہوگئیں اور اسلامی مملکت کے دائرہ اختیار میں موجود علاقوں میں نسبتاً صلح وسلامتی کا ماحول پید اہوگیا۔ لیکن یہ امن وسلامتی وقتی نوعیت کی تھی۔ مسلمانوں کے رہبر عالی قدر کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ دشمنوں کے حالات پر کڑی نگاہ رکھیں اور اسلام کے خلاف ابھرنے والی ہر سازش کا پوری طاقت سے گلا گھونٹ دیں۔

صلح وسلامتی کے ماحول نے انھیں یہ موقع فراہم کردیا کہ جنگ احزاب کی آگ بھڑکانے والے بعض ایسے افراد کے خلاف تادیبی کارروائی کرسکیں جو احزاب کی روانگی کے دوران مسلمانوں کے دائرہ اختیار ودسترس سے باہر چلے گئے تھے۔ جنگ احزاب کی آگ بھڑکانے والوں میں سے ایک 'حیی بن اخطاب'' تھا جو جنگ بنی قریظہ میں قتل کرڈالا گیا تھا۔ لیکن اس کا دوست اور ساتھی ''سلام بن ابی الحقیق'' خیبر میں زندگی بسر کررہا تھا اور یہ کھلی ہوئی حقیقت تھی کہ یہ خطرناک آدمی ایک لمحے کے لئے بھی آرام سے نہیں بیٹھتا تھا بلکہ وہ ہمیشہ مختلف احزاب کو اسلام کے خلاف بھڑکانے میں ہمہ تن سرگرم رہا کرتا تھا۔ اس سلسلے میں خصوصی بات یہ تھی کہ بت پرست عرب اسلام کے خلاف جنگ کے لئے ہمہ تن آمادہ تھے اور اگر جنگی اخراجات کے لئے لازمی بجٹ کا انتظام ہوجاتا تو جنگ احزاب والی صورت حال دوبارہ پیدا ہوجاتی۔

۱۔ سیرۂ ابن ہشام جلد ۳/۲۹۱ طا ۵۵ ۱۳ کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ سلام نے قتل کا منصوبہ پانچویں ہجری کے خاتمہ سے قبل تیار کیا گیا تھا لیکن اگر ''بنی قریظہ'' کے کٹھ جوڑ کو نگاہ میں رکھا جائے جو ۱۹ رذی الحجہ کو عمل میں آیا تو یہ بات بعید از حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

ان معاملات کو نگاہ میں رکھتے ہوئے پیغمبر اکرمؐ نے خزرج ۲؎ کے نوجوانوں کو اس کام کے لئے تعینات کردیا کہ وہ اس کینہ پرور فاسد عنصر کا کام تمام کردیں لیکن اس کی ازواج و اولاد میں سے کسی کو ذرہ برابر کوئی اذیت نہ پہونچے۔ قبیلۂ خزرج کے بہادر نوجوانوں کی ایک ٹولی رات میں خیبر کے علاقے میں داخل ہوئی۔ ان لوگوں نے سلام کے گھر کے اردگرد واقع گھر کے دروازوں کو باہر سے بند کردیا تاکہ اگر شوروغل کی آواز ابھرے تو یہ لوگ اپنے گھروں سے باہر نہ نکل سکیں۔ اس کے بعد یہ لوگ سیڑھیوں سے اوپری منزل پر پہونچ گئے جہاں سلام رہا کرتا تھا۔ ان لوگوں نے سلام کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ سلام کی زوجہ باہر آئی اور دریافت کیا۔ ''آپ لوگ کون ہیں؟'' ان لوگوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ'' ہم لوگ عرب ہیں اور غلہ خریدنے کے لئے آئے ہیں۔ ۳؎ سلام کی زوجہ نے زیادہ تحقیق نہیں کہ اور گھر کا دروازہ کھول کر ان لوگوں کو سلام کے کمرہ کا پتہ بتادیا جہاں وہ سونے کے لئے گیا تھا۔ ان لوگوں نے کمرہ کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اندر سے بند کرلیا تاکہ شورشرابہ کی آواز کمرہ سے باہر نہ جاسکے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے بڑی آسانی سے اس خطرناک آدمی کا کام تمام کردیا جس نے کافی دنوں سے مسلمانوں کا سکون چھین رکھا تھا۔ بہرحال اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد یہ لوگ سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے اور قلعہ کے باہر چھپ گئے۔

سلام کی بیوی کے نالہ وشیون کی آواز نے پڑوسیوں کو بیدار کردیا۔ ان لوگوں نے چراغ کی روشنی میں ان نوجوان عربوں کا تعاقب کیا لیکن ہرممکن کوشش کے باوجود انھیں ان لوگوں کا سراغ نہ ملا۔ آخرکار وہ لوگ اپنے گھروں کی طرف واپس چلے گئے۔ اس وقت مسلمانوں کی ہمت کا یہ عالم تھا کہ ان لوگوں میں سے ایک نے رضاکارانہ انداز میں یہ تجویز پیش کی کہ میں ایک انجان آدمی کی حیثیت سے ان لوگوں کے درمیان جاکر یہ پتہ لگاؤں کہ حقیقت کیا ہے کیونکہ یہ تصور کیا جارہا تھا کہ وہ ابھی زندہ ہے۔

جس وقت وہ آدمی حقیقت کا پتہ لگانے کے لئے ان یہودیوں کے درمیان پہونچا اس نے دیکھا کہ یہودیوں نے'' سلام'' کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور سلام کی زوجہ لوگوں سے واقعہ کی

۲۔ پیغمبر نے یہ ذمہ داری خزرجیان کے سپرد اس وجہ سے کی تھی کہ ان کے رقیب قبیلہ اوس والوں نے'' کعب اشرف'' کا قتل کیا تھا۔ لہٰذا دونوں قبیلوں کے درمیان امتیازات میں توازن قائم رکھنے کی غرض سے یہ کام عمداً خزرجیان کے سپرد کیا گیا تھا۔

۳۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا نفس کی معرفت مفید ترین معرفت ہے۔ (غررالحکم ۳۱۹)

تفصیل بیان کر رہی ہے۔ اچانک سلام کی زوجہ نے اپنے شوہر کے چہرے کی طرف غور سے دیکھا اور کہنے لگی۔" خدای یہود کی قسم ! میرا شوہر مرگیا۔" ۴ یہ خبر سنتے ہی وہ مسلمان مجاہد واپس آ گیا اور اپنے تمام ساتھیوں کو حقیقت سے آگاہ کردیا۔ رات کی تاریکی میں وہ سبھی لوگ اپنی پناہ گاہ سے باہر نکلے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ وہاں پہونچ کر ان لوگوں نے پیغمبر اکرمؐ کو تمام حقائق سے آگاہ کردیا۔ ۵

قریش کے دور اندیش افراد حبشہ کی طرف روانہ

قبیلہ قریش کے بعض دور اندیش افراد اسلام کی روز افزوں ترقی سے بہت پریشان تھے لہٰذا وہ حبشہ کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ وہاں پرسکون زندگی بسر کرسکیں۔ ان لوگوں نے یہ سوچا کہ اگر محمدؐ جزیرۃ العرب پر مسلط ہوجاتے ہیں تو یہ لوگ واقعہ رونما ہونے سے قبل اپنے آرام وآسایش کا سارا سامان حبشہ میں جمع کرلیں گے اور اگر اس معرکہ آرائی میں قریش نے فتح حاصل کرلی تو یہ لوگ دوبارہ اپنے قدیمی وآبائی گھروں کو آباد کرلیں گے۔

عمرو عاص اسی جماعت میں شامل تھا اور بڑے قیمتی تحفہ وھدیہ کے ساتھ اس نے حجاز سے حبشہ کی طرف روانگی اختیار کی۔ یہ لوگ اس روز حبشہ میں داخل ہوئے جس روز جعفر بن ابی طالب اور دیگر مسلمان مہاجرین کے سلسلے میں حاکم حبشہ کے نام پیغمبر اکرمؐ کا پیغام لیکر" عمر بن امیہ ضمری" سرزمین حبشہ میں وارد ہوچکے تھے۔ حاکم حبشہ نجاشی کے دربار سے اپنی غیر معمولی قربت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے عمرو عاص نے اپنے دوستوں سے کہا کہ میں ابھی اپنے مخصوص تحفوں کے ساتھ حاکم حبشہ نجاشی سے اپنی ملاقات کے دوران ان سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ مجھے یہ اجازت دیدے کہ میں محمدؐ کے نمائندہ کی گردن ماردوں۔ وہ اپنے اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کی نیت سے دربار کے اندر داخل ہوا۔ قدیم رسم وروایت کے مطابق زمین بوسی کے بعد اس کے سامنے سجدہ ریز ہوگیا۔ سلطان نے اس کی مزاج پرسی کرتے ہوئے پوچھا" تم اپنے ملک سے ہمارے لئے کیا سوغات وخوشخبری لائے ہو"؟

عمروعاص نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔" جی ہاں ! قربان جاؤں۔" اس کے بعد تمام گرانقدر

۴۔ ذات والا یہود" یعنی خدای یہود کی قسم وہ مرگیا۔ ۵۔ سیرہ ابن ہشام جلد ۲ ص۔ ۲۷۵۔ ۲۷۴

تحائف سلطان نجاشی کے قدموں میں ڈالتے ہوئے کہا۔" جوشخص ابھی آپ کے دربار سے باہر گیا ہے یہ ایسے آدمی کا نمائندہ ہے جس نے ہمارے بزرگوں اور نامور بہادروں کو قتل کرڈالا ہے۔ کیا تم مجھے یہ اجازت دیتے ہو کہ میں اپنے بزرگوں کا انتقام لیتے ہوئے یہاں اس کی گردن ماردوں۔ اگر تم مجھے یہ موقع فراہم کردوتو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہے گا۔"

عمرو عاص کی باتوں سے سلطان نجاشی پر ایسا غیظ وغضب طاری ہوا کہ اس نے بے تحاشہ اپنے منہ پر تھپڑ مارنا شروع کردیا جس کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ جائے گی۔ اس کے بعد سلطان نجاشی نے عمرو عاص سے کہا۔" تو مجھ سے اس آدمی کے نمائندہ کو قتل کرنے کی درخواست کررہا ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح امین وحی نازل ہوتے ہیں ۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ میں ایسے شخص کو تیرے حوالے کردوں تا کہ تو اسے قتل کرڈالے۔"؟ [۶] خدا کی قسم وہ حق پر ہے اور اُسے اپنے دشمنوں پر فتح وکامیابی حاصل ہوگی" عمروعاص کہتا ہے کہ میں سلطان نجاشی کی یہ باتیں سن کر محمد کے مذہب کی طرف مائل ہوگیا لیکن میں نے یہ بات اپنے ساتھیوں سے نہیں بتائی۔ [۷]

تلخ حوادث کی روک تھام

نہایت تلخ وناپسندیدہ حادثہ رجیع کے دوران خانوادہ "بنی لحیان" سے وابستہ "عقل" اور "قارہ" نامی قبائل کے کچھ لوگوں نے مسلمان مبلغین کی ایک جماعت کونہایت بیرحمی کے ساتھ قتل کرڈالا تھا۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس جماعت کے دولوگوں کو زندہ گرفتار کرکے قبیلہ قریش کے ہاتھوں فروخت کردیا تھا اور ان لوگوں نے مسلمانوں سے انتقام لیتے ہوئے ان دونوں کو پھانسی پر لٹکادیا تھا۔ مسلمانوں کو اس بات سے گہرا صدمہ ہوا اور سپاہ تبلیغ اسلام کی سرگرمیاں متوقف ہوگئیں۔ اس وقت جب مسلمانوں کی راہ میں آنے والی تمام رکاوٹیں دورہوگئیں اور یہود واحزاب کا گٹھ جوڑ بھی ٹوٹ گیا تو مسلمانوں کے رہبر عالی قدر نے یہ لازمی سمجھا کہ قبیلہ "بنی لحیان" کی لازمی تادیب وتنبیہ کردی جائے تاکہ دوسرے قبیلے والوں کو بھی اپنی ذمہ داری کا احساس ہوجائے اور وہ مذہب اسلام کی تبلیغ میں سرگرم دیگر جماعتوں کو اذیت نہ پہونچائیں۔

۶۔ اتسالنی ان اعطیک رسول رجل یا تیہ الناموس الاکبر الذی یاتی موسیٰ بقتلہ۔؟، ۷۔ سیرہ ابن ہشام جلد ۲ ص۔ ۲۷۶۔۲۷۷

انہوں نے ہجرت کے چھٹے سال کے پانچویں مہینے میں'' ابن ام مکتوم'' کو مدینہ میں اپنی جگہ چھوڑا اور کسی سے کچھ بتائے بغیر مدینہ سے باہر نکل پڑے کیونکہ انہیں یہ ڈرتا تھا کہ اگر انھوں نے اپنا منصوبہ بیان کیا تو قریش کو اس کی اطلاع ضرور ہوجائے گی ۔ پس وہ ملک شام کی طرف جانے والے راستہ پر بڑھتے چلے گئے ۔ کچھ منزلیں طے کرنے کے بعد انھوں نے اپنا راستہ بدل دیا اور ''عزان'' میں، جو خانوادہ ''بنی لحیان'' کا علاقہ تھا، پڑاؤ ڈال دیا۔ لیکن دشمنوں کو مسلمانوں کے ارادہ کا اندازہ ہوگیا تھا اسی وجہ سے ان لوگوں نے پہاڑوں پر پناہ لے رکھی تھی اس مسلحانہ حملہ اور دشمن کی بدحالی کا غیر معمولی اثر مرتب ہوا اور ان لوگوں کے دلوں پر غیر معمولی خوف اور مسلمانوں کا رعب ودبدبہ طاری ہوگیا۔

پیغمبر اکرمؐ نے اپنے مقصد کی تکمیل کی خاطر ایک علاقہ میں فوجی گشت کا اہتمام بھی کیا اور خود ۲۰۰ سپاہیوں کے ہمراہ 'عزان'، سے عسفان، تک کا فاصلہ طے کیا اور اسی علاقے میں فوجی پڑاؤ ڈال دیا جو مکہ کے قریب میں واقع ہے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے دس سپاہیوں کو ''تحقیقی گروہ'' کی شکل میں مکہ کی سرحد پر واقع ''کراغ النعیم'' نامی علاقے میں بھیجا ان لوگوں کی نقل وحرکت سے قریش کو پتہ چل گیا کہ یہ سپاہیان اسلام'' ہیں اور کافی طاقتور ہوگئے ہیں۔اس کے بعد رسول اکرمؐ نے روانگی کا حکم جاری کردیا اور سب لوگ مدینہ کی طرف روانہ ہوگئے۔

جابر بن عبد اللہ انصاری کا بیان ہے کہ اس غزوہ سے واپسی کے بعد پیغمبر اکرمؐ یہ ارشاد فرمارہے تھے کہ'' سفر کی تکلیف ،نقل وانتقال کی پریشانی اور انسان کی مادی زندگی اور خانوادہ میں رونما ہونے والے ناپسندیدہ حوادث سے میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں۔''۸

غزوۂ ذی فرد

پیغمبر کی مدینہ واپسی کے بعد ابھی چند روز بھی نہ گزرنے پائے تھے کہ عیینہ بن حصن فزاری'' قبیلہ ''غطفان'' کے کچھ لوگوں کی مدد سے ملک شام کے قریب واقع مدینہ والوں کی'' غابہ'' نامی چراگاہ سے اونٹوں کے ایک گلہ پر قبضہ کرلیا۔ ان لوگوں نے چرواہوں کو قتل کرڈالا اور مسلمان عورت کو قیدی بنا کر اپنے ساتھ لے گئے۔'' سلمی اسلمی'' نے ، جو شکار کے ارادہ سے مدینہ سے باہر نکلا تھا ، یہ واقعہ اپنی

۸۔ اعوذ باللہ من وعثاء... الاھل ''۔ تاریخ طبری جلد ۲ ۔ص ۵۴ ،۳ مغازی واقدی جلد ۲ ص ۔ ۵۳۵

آنکھوں سے دیکھ لیا۔ وہ فوراً ہی ''سلع'' نامی اونچی جگہ پر چڑھ گیا اور مسلمانوں کو اپنی مدد کے لئے پکارنے لگا۔ وہ بار بار یہی کہہ رہا تھا۔'' واصباحا!'' مدد طلب کرنے کے لئے عربوں کے درمیان یہی نعرہ رائج تھا۔ اس کے بعد اس نے لٹیروں کا تعاقب کیا اور اپنی تیراندازی کے ذریعہ لٹیروں کے فرار کی راہ روک دی۔ سب سے پہلے پیغمبراکرم نے سلمہ کی فریاد استغاثہ سنی اور انہوں نے بھی لوگوں کو مدد کے لئے طلب کرنا شروع کردیا۔ کچھ لوگ اپنی سواریاں لئے ہوئے پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ پیغمبر نے ان لوگوں کو فوراً ہی'' سلد بن زید'' کی سپہ سالاری میں لٹیروں کا تعاقب کرنے کے لئے بھیج دیا اور بعد میں خود بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ ان لوگوں کے درمیان مختصر سی جنگ بھی واقع ہوئی جس میں دو مسلمان اور تین لٹیرے مارے گئے ۔ آخر کار سپاہ اسلام لوٹے گئے زیادہ سے زیادہ اونٹوں کو دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئی اور قیدی مسلمان خاتون بھی آزاد ہوگئی۔ لیکن دشمن قبیلہ ''غطفان'' کے درمیان پناہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ رسول اکرم ایک شب و روز ''ذی قرد'' نامی علاقے میں مقیم رہے۔ اگر چہ سپاہیان مدینہ اس بات پر مصر تھے کہ دشمن کا تعاقب جاری رکھا جائے لیکن پیغمبر نے مصلحت نہ دیکھی اور وہاں سے مدینہ واپس آگئے۔ ۹

ناجائز نذر

لٹیروں کے چنگل سے آزاد ہونے والی مسلمان خاتون پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ جب وہ لوگ مجھے اس اونٹ کے ساتھ قیدی بنا کر لے جارہے تھے تو میں نے نذر مانی تھی کہ اگر مجھے دشمن کے ہاتھوں سے نجات حاصل ہوگئی تو میں اس اونٹ کو نحر کردوں گی۔ اس عورت کی بات سے پیغمبر کے ہونٹوں پر نمکین مسکراہٹ دکھائی دی۔ انھوں نے اس عورت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تو نے اس اونٹ کو کیسی اجرت ادا کی۔ اس نے تجھے نجات وآزادی دلائی اور تو اسے مارڈالنا چاہتی ہے؟! اس کے بعد رسول اکرمؐ نے اپنی بات کو زیادہ واضح انداز میں پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ''ایسی نذر جس سے معصیت خداوندی کا ارتکاب یقینی ہویا کوئی شخص کسی ایسی چیز کی نذر مان لے جو اس کی ملکیت نہ ہو قطعی درست نہیں ہے۔ تو نے جس شتر کی نذر مانی ہے وہ تیری نہیں میری ملکیت ہے۔ ۱۰ لہذا تیرے اوپر کوئی بھی نذر واجب ولازم نہیں ہے۔ ۱۱

۹۔ تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۵۵، مغازی واقدی جلد ۲۔ ۵۳۷۔۵۴۹،

۱۰۔ انہ لانذر فی معصیۃ اللہ ولا فیما تملکین انما ہی ناقۃ من ابلی۔''

۱۱۔ سیرہ ابن ہشام جلد ۲ ص۔ ۲۸۱۔۲۸۹، طبقات کبری جلد ۲ ص ۱۳۳